



سوال

عذر کے بغیر ترک جماعت جائز نہیں

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں نماز تو ہمیشہ بروقت ادا کرتا ہوں لیکن مسجد میں نہیں بلکہ اپنے بچوں کے ساتھ گھر میں ہی ادا کر لیتا ہوں۔ کیا یہ جائز ہے؟ اور کیا گھر میں ادا کی جانے والی نماز اجر و ثواب کے اعتبار سے مسجد میں ادا کی جانے والی نماز کے برابر ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

آپ کے لئے جماعت اور مسجد کو ترک کرنا جائز نہیں خواہ اپنے گھر میں بچوں کے ساتھ نماز باجماعت ہی کیوں نہ ادا کریں کیونکہ مسجد میں بنائی ہی اسی لئے جاتی ہیں۔ کہ انہیں نماز باجماعت کے اہتمام کے ساتھ آباد کیا جائے اور مؤذن جو اذان میں یہ کلمہ کہتا ہے کہ ((حی علی الصلوة)) تو اس کے معنی بھی یہی ہیں کہ مسجد میں آکر نماز باجماعت ادا کرو تا کہ فلاح پاسکو لہذا ہم جب اذان کی آواز سنیں تو ہم پر واجب ہو جاتا ہے کہ ہم مسجد میں جا کر نماز ادا کریں جہاں تمام مسلمان ایک امام کی اقتداء میں نماز ادا کرتے ہیں۔ نماز ادا کرنے کے طریقوں کو سیکھتے ہیں نمازی باہم دگر ملاقات کر کے تحفہ سلام کا تبادلہ کرتے اور اجتماعیت محبت اور ہمدردی و خیر خواہی سے شاد کام ہوتے ہیں۔ وجوب جماعت پر ارشاد باری تعالیٰ ((وارکعوا مع الراکعین)) اور (واذناذناہم الی الصلوة) سے بھی استدلال کیا گیا ہے۔ لہذا جو شخص اذان سے اس پر فرض عائد ہوتا ہے کہ اس پر بلیک کئے اور اسی وجہ سے یہ وعید آئی ہے کہ جو شخص باجماعت نماز ادا نہ کرے۔ اس کی نماز قبول ہی نہیں ہوتی جیسا کہ حدیث میں ہے کہ:

من سجد اللہ فہم یات فلا صلوة لہ الا من عذر (سنن ابن ماجہ)

"جو شخص اذان سے اور پھر نماز کے لئے نہ آئے تو اس کی نماز نہیں ہوتی الا یہ کہ کوئی عذر ہو۔"

اگر اس سلسلہ میں کسی کے لئے رخصت ہوتی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس نایاب آدمی کو ضرور رخصت عطا فرما دیتے جس کا گھر بھی مسجد سے دور تھا جس کے گھر اور مسجد کے درمیان وادی اور کھجور کے درخت تھے۔ اور جس کے پاس مسجد لے جانے کے کوئی معاون بھی نہ تھا اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں آکر باجماعت نماز ادا نہ کرنے والوں کو یہ دھمکی بھی دی کہ اگر عورتیں اوبچے نہ ہوں تو آپ ان کے گھروں کو آگ سے جلادیں گے نماز باجماعت ادا کرنا ان مسجدوں کی آبادی ہے جو بیوت طاعت ہیں جو اسلامی ملکوں کے شاعر ہیں اور جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دیا ہے کہ ان میں اللہ تعالیٰ کے پاک نام کا ذکر کیا جائے اور جن میں وہ بندگان الہی صبح و شام اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تہجد کے ترانے گاتے ہیں جنہیں تجارت اور خرید و فروخت اللہ تعالیٰ کے ذکر سے غافل نہیں کر سکتی۔



هدا معتمدی والدہ علم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج 1 ص 492

محدث فتویٰ